۷ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو (بعد نمازِ تراویح) ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 170)

دولہا کا جیب میں لیموں یا لوہے کی چیز رکھنا کیسا؟

- کیا نیک بندے کی دعا دیر سے قبول ہوتی ہے؟ 12
- کیا خرگوش حلال ہے؟ 17
- کیا ڈکار سے وضو ٹوٹتا ہے؟ 25
- طوطے کے پَر کاٹ دینا کیسا؟ 28

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دولھا کا جیب میں لیمو یا لوھے کی چیز رکھنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شَفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

دولہا کا جیب میں لیمو یا لوہے کی چیز رکھنا کیسا؟

سوال: جب شادی کے دِن قریب ہوتے ہیں تو گھر والے لڑکے کو جیب میں لیمو یا لوہے کی چیز رکھنے کا کہتے ہیں، کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: لوہا رکھنے کا یہ ٹوٹکا غالباً جادو یا دُشمن سے بچاؤ کے لیے اِستعمال کرتے ہیں، اب اِس کی کیا حقیقت ہے اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ کیا پتا یہ طریقہ غیر مسلموں کا ہو اور مسلمانوں میں بھی رائج ہو گیا ہو۔ مختلف قوموں کے مختلف اَنداز ہوتے ہیں۔ یاد رکھیے! وہ ٹوٹکا جو شریعت کے خلاف ہو وہ ناجائز ہے۔ اب کون سا ٹوٹکا خلافِ شریعت ہے یا نہیں اس کا فیصلہ ہمارے علمائے کِرام کریں گے۔[3] (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:)

---

1 ...یہ رِسالہ 17 رمضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 10 مئی 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

3 ...مشہور مفسر حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عوام میں مشہور ٹوٹکے اگر خلافِ شرع نہ ہوں تو ان کا بند کرنا ضروری نہیں۔ دیکھو نظر والے (یعنی جس کی نظر لگی ہو اس) کے ہاتھ پاؤں دھو کر منظور (جسے نظر لگ گئی ہو اس) کو چھینٹا مارنا عرب میں مُروَّج تھا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کو باقی رکھا۔ ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں منظور پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں...

لیموں کا اِستعمال جِنّات کے شَر سے محفوظ رکھنے کے لیے لوگ کرتے ہیں اور لوہے کا اِستعمال مشہور ہے کہ بچے کے پاس رکھتے ہیں کہ جِنّات اسے نقصان نہ پہنچائیں یہ صرف نفسیاتی چیز ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) پورا پلنگ لوہے کا ہوتا ہے بالفرض پلنگ لکڑی کا بھی ہو تو اس میں لوہے کے کیل تو ہوتے ہیں اور دَروازے میں بھی لوہے کی کھونٹیاں لگی ہوتی ہیں پھر بھی لوہے کا ٹکڑا رکھتے ہیں، گویا پورا لوہے کا پلنگ بیکار ہو گیا، بس یہی ایک لوہے کا ٹکڑا کام کرے گا۔ اب تو ہر فرد کے پاس موبائل موجود ہوتا ہے اس میں بھی تو لوہا ہے یہ کیوں نہیں اثر کر رہا یہ عجیب بات ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام دیئے جانے والے تعویذات اِستعمال کریں، اِنْ شَآءَ اللہ یہ تعویذات لوہے سے زیادہ کام دیں گے۔

17 رَمَضَانُ المبارک کو دو خصوصیتیں حاصل ہیں

سُوال: آج کے دِن کی کیا خصوصیت ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ آج کوئی خاص تقریب ہونے والی ہے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: آج یومِ بدر اور اُمُّ الْمُؤمِنِیْن بی بی عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا دِن بھی ہے۔ آج میرے رضائی پوتے حسن رضا چار سال چار ماہ اور چار دِن کے ہوئے ہیں، آج اِنْ شَآءَ اللہ اِنہیں بِسْمِ اللہ پڑھائیں گے۔

کیا بِسْمِ اللہ خوانی کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟

سُوال: بِسْمِ اللہ پڑھانے کا کوئی خاص وقت بھی ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: بِسْمِ اللہ پڑھانے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر تو نہیں لیکن 11 بج کر 11 منٹ پر بِسْمِ اللہ پڑھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرکتیں بھی ملیں گی۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) آج رَمَضَانُ المبارک کی سترھویں شب ہے اور مدنی مذاکرے کا نمبر بھی 1717 ہے، یوں آج دو سترھویں جمع ہو گئیں ہیں۔

...تک پھر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نظر ہوتی ہے تو بھس نہیں اُٹھتی اور رَبِّ تعالیٰ شِفا دیتا ہے جیسے دَواؤں میں نقل کی ضرورت نہیں تجربہ کافی ہے ایسے ہی دُعاؤں اور ایسے ٹوٹکوں میں نقل ضَروری نہیں خِلافِ شَرع نہ ہوں تو دُرُست ہیں اگرچہ ماثورہ دُعائیں افضل ہیں۔ حضرت عثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تا کہ نظر نہ لگے، حضرت ہشام ابنِ عُروہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: مَا شَآءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔ عُلما فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اَثر کرتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۲۴)

حسن رضا کی تقریبِ بِسْمِ الله

سُوال: دورانِ مدنی مذاکرہ نگرانِ شوریٰ نے کہا: 11 بج کر 11 منٹ ہو چکے ہیں، حسن رضا کی رَسمِ بِسْمِ الله کی تقریب بھی ہے۔ اس پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو اِرشاد فرمایا وہ جواباً پیشِ خدمت ہے:

جواب: جی ہاں! ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صفحہ 481 پر ہے: عرض: حضور! تقریبِ بِسْمِ الله کی شرعاً کوئی عمر مقرر ہے؟ اِرشاد: شرعاً کچھ مقرر نہیں، ہاں مَشائخِ کِرام کے یہاں چار برس چار مہینے چار دِن مقرر ہے۔ حضرت خواجہ قطبُ الحق والدِّین بختیار کاکی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عمر جس دِن چار برس چار مہینے چار دِن کی ہوئی "تقریبِ بِسْمِ الله" مقرر ہوئی۔ لوگ بُلائے گئے، حضرت خواجہ غریبِ نواز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی تشریف فرما ہوئے اور آپ نے بِسْمِ الله پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا یعنی اُن کے دِل میں ڈالا گیا کہ ٹھہرو حمیدُ الدِّین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمیدُ الدِّین ناگوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو بِسْمِ الله پڑھا! تو حضرت قاضی حمیدُ الدِّین ناگوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فوراً تشریف لائے اور خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور شروع سے لے کر 15 پارے حفظ (یعنی زبانی) سُنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور حضرت خواجہ صاحب رَحِمَہُمُ اللہ نے فرمایا: صاحبزادے! آگے پڑھیے! فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شکم یعنی پیٹ میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! کیا شان ہے حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ قُطبُ الدِّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کہ آپ نے اپنی ماں کے پیٹ میں سُن سُن کر 15 پارے یاد کر لیے تھے۔ حسن رضا کی بھی چار سال چار ماہ چار دِن کی عمر میں رَسمِ بِسْمِ الله خوانی کرتے ہیں، اِن کو بِسْمِ الله آتی ہے لیکن بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی پیروی کرتے ہوئے باقاعدہ اِن کی تقریب کر رہے ہیں۔ حسن رضا! پڑھیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، حسن رضا نے پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، مَا شَآءَ الله (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حسن رضا کو مبارک ہو، اللہ پاک حسن رضا کو نظرِ بد سے بچائے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

---

(1) ...... سبع سنابل، ص۲۲۷-۲۲۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

نے اِرشاد فرمایا:) حسن رضا! کہو: لبیک، خیر مبارک۔ اللہ پاک حسن رضا کو عالِمِ باعمل، مفتیٔ اِسلام، دعوتِ اسلامی کا عظیم مبلغ بنائے اور اِن پر اپنی رَحمتوں کا نزول فرمائے۔ گناہوں سے بچتے ہوئے سُنَّتوں کے مُطابق یہ زندگی گزاریں، پکے عاشقِ رَسُول، عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت، عاشقِ اَولیائے کِرام بنیں اور اللہ پاک یہ دُعائیں ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

”رِوایت میں ہے“ اِس کا کیا مطلب ہے؟

سُوال: ہم اکثر سنتے ہیں ”رِوایت میں ہے“ تو اِس رِوایت سے کیا مُراد ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جو بات دوسرے کی طرف سے نقل کی جاتی ہے مثلاً فلاں نے کہا یا فلاں کے ذَریعے یہ بات کہی گئی کہ اُس نے یہ کہا تھا، اسے رِوایت کہتے ہیں۔ یہ لفظ اُردو میں عموماً حدیثِ پاک بیان کرنے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔ اِسی طرح کسی کو کوئی بات پیش آئی تو اُس کی بات اور کیفیت بیان کرنے کو حکایت بولتے ہیں۔

اگر بیوی پَردہ نہ کرتی ہو تو اُسے کس طرح سمجھائیں؟

سُوال: اگر بیوی پَردہ نہ کرتی ہو تو کیا اُسے صرف سمجھانا ضَروری ہے یا پَردہ کروانے کے لئے کچھ اور بھی کیا جا سکتا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: بس سمجھاتے رہیں اور مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”پَردے کے بارے میں سُوال جواب“[1] بیوی سے پڑھواتے رہیں۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض اوقات سمجھانے کا اَنداز دُرُست نہیں ہوتا یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب کسی اِسلامی بھائی کو یہ بات سمجھ آجاتی ہے کہ پَردہ ضَروری ہے تو وہ اپنی بیوی کو پَردہ کرنے کا کہتا ہے مگر اُس کا ماضی اِتنا عجیب و غریب ہوتا ہے کہ بیوی کے ذِہن اور دِل پر اُس کی بات کا اثر ہونا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتِ حال

1..... ”پردے کے بارے میں سُوال جواب“ 397 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟ شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں، باپردہ خواتین کی حکایات اور پردے کے بارے میں اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مُطالعہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے بے حد مفید ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

www.dawateislami.net

میں میری دَرخواست ہے کہ آپ انہیں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور ہفتہ وار گھر دَرس میں بھیجیں کہ وہاں وقتاً فوقتاً پَردے کے بارے میں بیان ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال رہی تو اِنْ شَآءَ اللہ پَردے کا ذہن بنے گا۔

کتاب پر موبائل رکھنا یا اِس کے سہارے موبائل کھڑا کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کتاب پر موبائل فون وغیرہ رکھ دیتے ہیں، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: دِینی کتاب کا بڑا اِحترام ہے، اِس پر کوئی چیز نہیں رکھنی چاہئے۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) جو لوگ کتاب پر کوئی چیز رکھ دیتے ہیں شاید اُن کی توجہ نہیں ہوتی۔ میں نے ایک جگہ کسی شخص کو دیکھا کہ وہ کسی کتاب کے سہارے موبائل کھڑا کر کے اُس موبائل میں کچھ پڑھ یا دیکھ رہا تھا تو نیچے جو کتاب سہارے کے لئے رکھی تھی وہ قرآنِ کریم تھا۔ مجھے گمان ہے کہ اُس کی توجہ نہیں تھی کہ وہ کتاب قرآن ہے۔ بے توجہی میں اِس طرح کا واقعہ ہو جاتا ہے، اللہ پاک ہمیں اَدب والی سوچ اور اَدب والا مزاج عطا کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا 40 سال والے شخص کی توبہ قبول نہیں ہوتی؟

سُوال: سُنا ہے جس کی عمر 40 سال ہو جائے اُس کی توبہ قبول نہیں ہوتی یا شیطان اُسے کبھی توبہ کی طرف گامزن نہیں ہونے دیتا، اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟ (ریاض احمد عطاری، ساہیوال)

جواب: 40 سال کیا، اگر کوئی 80 سال کا بوڑھا بھی توبہ کرے تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ توبہ کرنے کے لئے کسی خاص عمر کی قید نہیں ہے کہ اس عمر کے بعد توبہ کرے گا تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں ہے: بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اِس بات کی علامت ہے کہ اللہ پاک نے اُس سے اپنی نظرِ عنایت پھیر لی ہے اور جس مقصد کے لئے بندے کو پیدا کیا گیا ہے اگر اُس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اُس کے علاوہ گزر گیا تو وہ بندہ اِس بات کا حق دار ہے کہ اُس کی حسرت طویل ہو جائے گی، جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور اِس کے باوجود اُس کی بُرائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنم کی آگ

میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔[1] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) 40 سال کے تعلق سے یہ بڑی عبرت ناک رِوایت ہے، بالخصوص حدیثِ پاک کے اِس حصے ”جس کی عمر 40 سال سے زیادہ ہو جائے اور اِس کے باوجود اُس کی بُرائیوں پر اُس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اُسے جہنم کی آگ میں جانے کے لیے تیار رہنا چاہئے۔“ میں بڑی عبرت ہے، لوگ بوڑھے ہو جاتے ہیں لیکن گناہوں پر دلیری ختم نہیں ہو پاتی۔

30 سال کے بعد جوانی ڈھلنے لگتی ہے

سُوال: اب تو 40 سال کی کوئی اَہمیت ہی نہیں ہے، اِس عمر میں بھی کئی لوگ خود کو جوان سمجھتے ہیں، اِس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جی ہاں! اب تو 40 سال کے ہو کر بھی لوگ خود کو جوان سمجھتے ہیں حالانکہ بندہ 30 سال تک جوان رہتا ہے اور اِس کے بعد جوانی ڈھلنے لگتی ہے۔

بڑھاپے کے باوجود گناہ کرنے کی عادت کیوں نہیں جاتی؟

سُوال: بڑھاپا آنے کے باوجود بھی فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سُننے اور بدنگاہی کرنے کی عادت باقی رہتی ہے۔ اِس عمر میں پیسا کمانے کی خواہش کم نہیں بلکہ اور بڑھ جاتی ہے اگر کام کاج صحیح نہ ہو اور پیسے کم ہوں تو پریشانی ہو جاتی ہے، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: دَراصل اِس طرح کے کاموں کی شروع سے عادت پڑی ہوتی ہے، اگر پانی کا قطرہ کسی پتھر پر مسلسل گرتا رہے تو پتھر میں سوراخ ہو جاتا ہے، پھر اُس پتھر کی مَرمت بھی کر دی جائے تو پہلے جیسی مضبوطی آنا بہت دُشوار ہے۔ اِسی طرح گناہ کرتے کرتے دِل سیاہ ہو جاتا ہے، پھر نصیحت اَثر بھی نہیں کرتی، کہیں نصیحت کے لیے کوئی اِجتماع ہو تو خود نہیں جاتے، زیادہ سے زیادہ یہ بول دیں گے کہ میرا بیٹا تو جاتا ہے۔ نیز یہ کام بھی وہی کرتے ہیں جن میں کچھ نہ کچھ بہتری ہوتی ہے کہ اپنی اَولاد کو بھیج دیتے ہیں اور اپنی اِصلاح کا کوئی ذَریعہ نہیں نکالتے۔ یادرکھیے! قبر میں بیٹا آکر نہیں بچائے گا، ہر ایک اپنی اپنی قبر

[1] ......مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، ایہا الولد، ص۲۵۷۔

میں اکیلا جائے گا لہٰذا سب کو اپنی اِصلاح کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی گناہ کرنے کی عادت ایسی پکی ہو جاتی ہے کہ بُڑھاپے میں بھی موت کی طرف سے بالکل توجہ ہٹی رہتی ہے حالانکہ بُڑھاپے میں موت کے علاوہ کوئی دوسرا آپشن نہیں ہے۔

بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی ‏ ‏ نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی ‏ ‏ جنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے ‏ ‏ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا ‏ ‏ جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا ‏ ‏ اَجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھو، قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

سُوال: 2009 میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کولمبو کے سفر کی کچھ یادیں حاجی عبد العزیز نے گجراتی زبان میں بیان کیں، اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو کچھ اِرشاد فرمایا وہ پیشِ خدمت ہے:

جواب: حاجی عبد العزیز کولمبو کے رہنے والے ہیں، میری بہن کے نواسے ہیں۔ یہ دعوتِ اسلامی کے مَا شَآءَ اللہ بہت پُرانے اور صَفِ اوّل کے اِسلامی بھائیوں میں سے ہیں۔ کولمبو میں جیلانی نام کا ایک پہاڑ ہے، جسے وہاں کے لوگ جیلانی بولتے ہیں۔ اِس پہاڑ پر حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے قدمِ مبارک کا نشان ہے، جسے وہاں کے لوگ ”Adam's Peak“ بولتے ہیں۔ 2009 میں جب کولمبو جانا ہوا تو حاجی عبد العزیز نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی اس پہاڑ کی زیارت کرنے چلیں۔ اُس قافلے میں میرے ساتھ حاجی رضا بھی تھے، جب ہم زیارت کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھنے لگے تو انہوں نے مجھے اُٹھا لیا تھا، جب پہاڑ کے بہت اوپر لے گئے تو ایک طرف مزارات تھے اور دوسری طرف سندریاں تھیں۔ کسی نے کہا: سندریاں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ سندریاں دیکھنا ایک مُباح نظارہ ہے اور ویسے بھی مُباح چیزیں دیکھتے ہی ہیں تو میں نے سندریوں کی ایک جھلک دیکھی جو بہت خوبصورت تھی لیکن فوراً میں نے اپنی نظر پھیر لی۔ اُس وقت میری یہ سوچ تھی کہ اگر میں اِنہیں دیکھوں گا تو آخرت میں دیکھنے کا حساب دینا پڑے گا مگر اُس وقت میں نے اس بات کا کسی پر اِظہار نہیں

www.dawateislami.net

کیا تھا۔ یہ سندریاں کیا ہیں؟ مدینے شریف کے صحرا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں؟ رَفیق الحرمین لکھنے کے دَوران تقریباً آٹھ ماہ تک میں حاجی عبدالحبیب کے گھر پر رُکا ہوا تھا اور اُن دِنوں موسمِ بہار آیا تو ان کے گھر کے چاروں طرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے تھے۔ شاید اُس وقت یہ نظارے میں نے پہلی بار دیکھے ہوں گے، انہیں دیکھ کر مجھے مدینہ یاد آنے لگا تو میں نے ایک کلام قلم بند کیا تھا جس کا مطلع یہ ہے:

جس طرف دیکھیے گلشن میں بہار آئی ہے　　دِل مگر دشتِ مدینہ کا تمنّائی ہے (وسائلِ بخشش)

یعنی جِدھر دیکھو وہاں گلشن میں بہاریں آرہی ہیں مگر اپنا دِل تو مدینے کے ریگستان پر قربان کہ دِل کی تمنّا ہے کہ صحرائے مدینہ دیکھ لوں کیونکہ:

صحرائے مدینہ کے جب دیکھ لیے جلوے　　گلشن کے نظارے سب بے کار نظر آئے

بہر حال دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھو کہ جس کے آگے قصرِ شاہی کا نظارہ بھی کچھ نہیں۔ دیکھنے والی جو چیز ہے وہ مدینہ ہے کہ سارا حُسن مدینے میں جمع ہے۔ اب کوئی پوچھے کہ آپ کی یہ سوچ کیسے بنی؟ تو یہی کہہ سکتے ہیں بس یہ اللہ پاک کی عطا ہے۔ جب اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت دی تو اِن سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے محبت ہونا بھی لازمی سی بات ہے اور اِسی وجہ سے ہم مدینہ مدینہ کرتے ہیں کہ اِس میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما ہیں۔

مدینہ اس لیے عطّار جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں (وسائلِ بخشش)

ہریرہ فاطمہ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: ہریرہ فاطمہ نام رکھنا کیسا؟

جواب: ہریرہ کا مطلب چھوٹی بِلّی ہے تو ہریرہ فاطمہ کا معنیٰ بنے گا "فاطمہ کی چھوٹی بِلّی" اب دیکھ لیں کہ یہ نام رکھنا چاہیے یا نہیں لیکن رکھنا ناجائز نہیں ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے چھوٹی بِلّی پالی ہوئی تھی جو آپ سے مانوس تھی اور آپ اسے اپنے پاس رکھتے تھے۔ اِسی نسبت سے آپ کی کنیت ابوہریرہ بن گئی اور یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ لوگ آپ کا

اصل نام ہی بھول گئے۔ حتّٰی کہ آپ کے اصل نام کے حوالے سے اِختلاف پایا جاتا ہے کہ آپ کا اصل نام کیا ہے؟ آپ کا نام ”عبدُ الرحمٰن“ ہے جس پر زیادہ اِتفاق ہے۔(1)

مِٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے

سُوال: آپ کا اِرشادِ مُبارک ہے ”ٹوٹے ہوئے دِل اور عاجزی میں اُن کے جَلوے آتے ہیں“ اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عاجزی کے پیکر تھے، آپ اپنے ایک کلام کے مقطع میں فرماتے ہیں:

رضاؔ جو دِل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب

تو پیارے قید خودی سے رہیدہ ہونا تھا (حدائقِ بخشش)

یعنی اے رضا! اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے دِل میں محبوب کے جلوے آئیں تو تجھے خود کو کچھ سمجھنے اور ”میں میں“ کرنے سے آزادی حاصل کرنی ہو گی۔ اگر دِل میں اَنانیت ہوئی اور خود کو کچھ سمجھے تو بات نہیں بنے گی، عاجزی کرنی ہو گی۔

مِٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مَرتبہ چاہے

کہ دانہ خاک میں مل کر گُل گلزار ہوتا ہے

مَساجد کی ضَرورت

سُوال: حاجی مدنی رضا کے ذَریعے سے ”مجلس خُدّام المساجد و مدارس“ کے ذِمّہ دار حاجی سید لقمان شاہ صاحب کا پیغام آیا ہے کہ آج 17 رَمضانُ المُبارک ہے لہٰذا 17 کی نسبت سے اگر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے مجلس خُدّام المساجد و مدارس کو 17 مَساجد یا مدارس بنانے کا ہدف مل جائے تو اچھا ہو جائے گا۔

جواب: 17 مَساجد پر ہماری بس نہیں ہے، ہمارے لئے تو 17 ہزار مَساجد بھی کم ہیں۔ مَساجد کی بہت ضَرورت ہے کیونکہ پورے کے پورے شہر اور ملک ایسے بھی ہیں کہ جہاں مسجد نہیں ملے گی اور جہاں مسجد نہیں ہوتی تو وہاں کے لوگ

---

1 ...... تاریخ الاسلام للذھبی، الطبقۃ السادسۃ، الکنی، ابو ھریرۃ، ۲/۳۴۷ ماخوذاً۔

بھی بعض اوقات نماز نہیں پڑھ پاتے لہٰذا جہاں مَساجد نہیں ہیں اللہ کرے کہ وہاں بھی مَساجد بن جائیں تاکہ وہاں کے لوگ بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکیں۔ مَا شَآءَ اللہ! مجلس خُدّام المساجد کا جذبہ ہے، اگر یہ 17 مَساجد بنانے کی نیت کر رہے ہیں تو مزید 10 کی نیت کرلیں تاکہ ستائیسویں کی نسبت سے 27 مَساجد بن جائیں اور یہ بھی طے ہو کہ کب تک بنا لیں گے؟ اِس حوالے سے عوام کو بھی آگے بڑھنا چاہئے اور اِن کی طرف سے بھی پیغامات آنے چاہئیں، کوئی کہے: میں اَصحابِ بدر کے اِیصالِ ثواب کے لیے ایک مسجد بناؤں گا اور کوئی کہے کہ میں اُمُّ الْمُؤمِنِیْن بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے اِیصالِ ثواب کے لیے ایک مسجد بناؤں گا اور یہ بھی بتائیں کہ کب تک بنالیں گے؟ نیز مسجد بنانے کے حوالے سے دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّام المساجد کے ذِمّہ داران سے رابطہ کرلیں وہ تعمیرات وغیرہ کے حوالے سے آپ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے لیکن مالی تعاون آپ کی طرف سے ہی ہوگا۔ اللہ پاک سب کو بَرکتیں عطا فرمائے۔ (اِس موقع پر مجلس خُدّام المساجد کی طرف سے پیغام آیا:) چھ ماہ میں اِنْ شَآءَ اللہ یہ ہدف مکمل کرلیں گے اور یہ اس وقت جن کے یہاں گئے ہوئے تھے تو اُنہوں نے ایک مسجد بنانے کی نیت کی ہے۔ اب آپ اُس مسجد کے لئے فیضانِ اَصحابِ بدر، فیضانِ بدر یا جو بھی چاہیں نام دے دیں۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) میں نے فیضانِ بدر نام دینے کا سوچا تھا لیکن بدر کوئی بولتا نہیں ہے، بَدَر بولتے ہیں، اِس کا اصل تلفظ بَدْر ہے۔ یونہی چودھویں رات کا جو چاند ہوتا ہے وہ بھی بَدْر ہے۔ اب لوگوں کی زبان پر یہ لفظ چڑھتا نہیں لہٰذا اس مسجد کا نام "فیضانِ بی بی عائشہ" رکھ دینا چاہیے۔

غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام کی جانثاری کا جذبہ

سُوال: آج شبِ یومِ بدر ہے لہٰذا جنگِ بدر میں کیا ہوا تھا اِس حوالے کچھ بیان فرمادیجیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: غزوۂ بدر 2 سِنِ ہجری میں ہوا تھا[1] جس میں کفارِ اَشرار نے شرارتیں کی تھیں جن کی وجہ سے یہ جنگ ہوئی تھی۔ کفار کے لشکر کا نقشہ یہ تھا کہ ان کے پاس تقریباً ایک ہزار اَفراد پر مشتمل لشکرِ جرّار جو اَسلحہ سے لیس تھا اور ان کے پاس بہت سارے اونٹ گھوڑے اور بہت کچھ ساز و سامان تھا۔ اِن کے پاس 100 بَرق رفتار گھوڑے یعنی بجلی کی سی تیزی

1 ...مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، ۱/ ۵۳۵، حدیث: ۲۲۳۲۔

سے چلنے والے گھوڑے جن پر 100 ذِرہ پوش جنگجو سوار ہیں۔ 700 اَعلیٰ نسل کے اونٹ،[1] کھانے پینے کے ذَخائر کے اَنبار یعنی بہت ساری غِذائیں، بار بَردار (یعنی وزن اُٹھانے والے) جانور اور نو، نو، دَس، دَس اونٹ روزانہ ذَبح کر کے لشکرِ کفّار کی پُرتکلُّف دعوت کا اِہتمام ہوتا ہے۔ ہر شب بزمِ عیش و نِشاط بَرپا کی جاتی ہے جس میں شراب کے جام لُنڈھائے جاتے ہیں، خوبصورت کنیزیں اپنے ناچ اور سحر انگیز نغمات سے اُن کی آتشِ غیظ و غضب بھڑکاتی رہتی ہیں۔

اِس کے باوجود غلامانِ مصطفےٰ کے چہروں پر تسکین اور اِطمینان کا نور برس رہا ہے، اِن کے دِلوں میں اِیمان اور یقین کی شمع فروزاں ہے، شرابِ وَحدت کے نشے میں سرشار اپنے پاک پَروردگار کا نام مبارک بلند کرنے کے لئے اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ دِین کا پرچم اونچا لہرانے کے شوق میں سر دھڑ کی بازی لگانے کا عزم بالجزم کیے رِضائے اِلٰہی کی منزل کی طرف مستانہ وار بڑھے چلے جارہے ہیں۔ اِنہیں اپنی تعداد کی کمی، سامانِ جنگ کی قلت یعنی کمی، دُشمن کی کثیر تعداد اور سامانِ حَرب یعنی جنگی ساز و سامان کی کثرت کے باوجود کوئی پَروا نہیں۔ باطل کے سنگین قلعوں کو پاؤں کی ٹھوکروں سے ریزہ ریزہ کر دینے کا عزم اِنہیں ماہیِ بے آب یعنی بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپا رہا ہے اور شوقِ شہادت اِنہیں بے چین کیے دیتا ہے۔ جاں نثارانِ بدر کے دِلوں میں پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جو محبت تھی اسے بیان کرتے ہوئے شاعر کہتا ہے:

محمد کی مَحبّت دِینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے
محمد کی غلامی ہے سَنَد آزاد ہونے کی　　خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی مَحبّت آنِ مِلّت شانِ مِلّت ہے　　محمد کی محبت روحِ مِلّت جانِ مِلّت ہے
محمد کی محبت خون کے رِشتوں سے بالا ہے　　یہ رِشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے
محمد ہے متاعِ عالَمِ اِیجاد سے پیارا　　پِدَر، مادر، بِرادر مال جاں اولاد سے پیارا
یہی جذبہ تھا ان مَردانِ غیرت مند پر طاری　　دِکھائی جن کے ہاتھوں حق نے باطِل کو نگُوں ساری

[1]......مدارِجُ النّبوت، قسم سوم، باب۷، ذکر وقائع سنوات، ذکر غزوہ بدر کبریٰ، ۲/ ۸۲۔

میدانِ بدر میں عاشقانِ رسول کا بڑا جذبہ تھا اور گویا ہر طرف سے یہ آواز آرہی ہے:

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پروا نہیں کرتے

"ابو جہل کی موت" یہ مکتبۃُ المدینہ کا بڑا ہی اِیمان اَفروز رِسالہ ہے، اِس رِسالے میں اَبو جہل کی موت کا بیان ہے کہ دو ننھے مجاہدین نے اَبو جہل کو کس طرح موت کے گھاٹ اُتارا اور اُسے جہنم رسید کیا اور اِس نے موت کے وقت کیا کیا بکا؟ نیز اِس میں غزوۂ بدر کے تعلق سے اِیمان افروز واقعات بھی ہیں۔ ابو جہل اِسلام کا کٹر دُشمن، بہت سخت دِل اور نہایت ستانے والا تھا۔ اِس کی موت پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدۂ شکر ادا کیا کہ یا اللہ! تو نے اِس کافر سے ہم کو نجات دی۔[1] ابو جہل کی طرف سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ستائے جانے کے بہت سارے واقعات ملتے ہیں۔

کیا نیک بندے کی دُعا دیر سے قبول ہوتی ہے؟

سُوال: کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیک بندے کی دُعا قبول نہیں ہوتی؟ اِس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آواز اللہ پاک کو پسند ہے اور فاسق کی دُعا قبول ہو جاتی ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آواز اللہ پاک کو پسند نہیں ہے۔

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد کی کتاب "اَحْسَنُ الْوِعَا لِآدابِ الدُّعَا" ہے، جس کا ترجمہ "فضائلِ دُعا" کے نام سے ہے۔ اِس پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حاشیہ لکھا ہے اور اِس کے صفحہ نمبر 99 پر حدیثِ پاک بیان فرمائی کہ "حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جب کوئی پیارا خدائے تعالیٰ کا دُعا کرتا ہے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کہتے ہیں: اِلٰہی! تیرا بندہ تجھ سے کچھ مانگتا ہے، حکم ہوتا ہے ٹھہرو! ابھی نہ دو تا کہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔ جب کوئی کافر یا فاسق دُعا کرتا ہے، فرماتا ہے: اِس کا کام جلدی کر دو تا کہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مکروہ (ناپسند) ہے۔[2] (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا

---

1 سبل الھدیٰ والرشاد، الباب السابع فی بیان غزوۃ بدر الکبری، ۴/۵۱۔

2 شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع... الخ، ۷/۲۱۱، حدیث: ۱۰۰۳۴۔

www.dawateislami.net

واقعہ ہے کہ آپ نے خواب میں اللہ پاک کی زیارت کی اور عرض کی کہ میں دُعا کرتا ہوں لیکن میری دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اللہ پاک نے فرمایا: تیری آواز کو میں محبوب رکھتا ہوں اِس واسطے تیری دُعا قبول کرنے میں تاخیر کرتا ہوں۔[1]

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر مقبول کون؟

اللہ پاک کی مشیّتیں ہوتی ہیں لہٰذا دُعا کی قبولیت میں تاخیر ہو رہی ہے تو اِس میں ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دُعا کرنے والے کی آواز اللہ پاک کو پسند ہو۔ اب ہر شخص اپنے بارے میں یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ میں اللہ کا مقبول بندہ ہوں میری آواز اللہ پاک کو پیاری ہے اِس لئے میری دُعا قبول نہیں ہو رہی اور میرا بچہ بیمار ہے ٹھیک نہیں ہو رہا۔ البتہ کبھی جلدی دُعا قبول ہونے کا اِظہار ہو جائے تو پھول مَت پڑنا کہ میری دُعا قبول ہوتی ہے بلکہ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے کہ نجانے میرے حق میں اس کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ کیا معلوم کہ اِس وجہ سے میری دُعا قبول ہو گئی ہو کہ میں گناہ گار ہوں۔ میں یہ بات چوٹ کرنے کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ بہر حال اِس حدیثِ پاک کی وجہ سے ہم یہ طے نہیں کر سکتے کہ جس کی دُعا قبول ہوتی ہے اللہ پاک کو اُس کی آواز ناپسند ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر مقبول کون؟ اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کس کی دُعا اور آہ وزاری اللہ پاک کی بارگاہ میں پسند آئے گی؟ اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعائیں کیسی قبول ہوتی تھیں! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نِکلی دُعائے محمد
اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد (حدائقِ بخشش)

یعنی جب اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا مانگی تو اس کی شان یہ تھی کہ "اِجابت کا سہرا" یعنی اُس دُعا کو اِجابت کا سہرا پہنایا گیا یا دُعا کرنے والے کو قبولیتِ دُعا کا سہرا پہنایا گیا، "عنایت کا جوڑا" یعنی آپ کو کرم و عنایت کا

[1] رسالہ قشیریۃ، باب الدعاء، ص ۲۹۷۔

لباس ملا کہ آپ کی دُعا قبول ہی قبول ہے۔"بڑی ناز سے جب دُعائے محمد" یعنی جیسے ہی دُعا لبِ مصطفےٰ سے نکلی تو گویا اِجابت یعنی قبولیت نے دُعا کو اپنے گلے سے لگایا کہ یہ دُعا قبول ہی قبول ہے۔ یہ میں نے مفہوماً اِس کا مطلب بیان کیا ہے۔

روزے میں تمباکو اور نسوار منہ میں رکھنا کیسا؟

سُوال: ایک بندہ سحری کر کے منہ میں نسوار رکھ کر سو جاتا ہے جب وہ اُٹھتا ہے تو فجر کا وقت ہو چکا ہوتا ہے اور اُس کے منہ میں نسوار بھی ہوتی ہے، ایسی حالت میں روزے کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اِس مسئلے سے متعلق فتاویٰ رضویہ شریف میں سُوال جواب ہے کہ کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دِین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ میں کہ جو لوگ پان یا تمباکو یا نسوار کے عادی ہیں وہ اگر روزہ کی حالت میں پان تمباکو نسوار منہ میں رکھ لیں اور اس کا جِرم حلق کے اندر نہ جانے دیں تو روزہ ٹوٹ جائیگا یا نہیں؟ اور بصورت ٹوٹ جانے کے قضا لازم آئے گی یا کفارہ؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: پان جب مُنہ میں رکھا جائے گا اُس کا عرق ضرور حلق میں جائیگا اور تمباکو جیسی کھائی جاتی ہے وہ اگر منہ میں ڈالی جائیگی تو یقیناً اُس کا جِرم لُعاب کے ساتھ حلق میں جائے گا اور نسوار تو بہت باریک چیز ہے جب اوپر کو سونگھی جائے گی ضرور دماغ کو پہنچے گی اور اِن طلب والوں کے مقاصد بھی یونہی بر آئیں گے، فقہیات میں ایسا مظنون مثلِ مُتَیَقّن ہے، یہ سب شیطانی وَسوسے ہیں، اِن چیزوں کے اِستعمال سے جو روزہ جائے اس کی فقط قضا نہیں بلکہ کفارہ بھی ضرور ہو گا۔ اگر بالفرض اِن میں اِحتیاطِ یقینی کی صورت متصور بھی ہوتی جب بھی ممانعت میں شک نہ تھا جیسے مُباشرتِ فاحشہ کہ بے اِنزال ناقص نہیں مگر ممنوع ضرور ہے۔[1] میں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے جواب کا اکثر حصہ بقدرِ ضَرورت بیان کر دیا ہے۔ بہر حال کوئی سحری کرنے کے بعد منہ میں نسوار رکھ کر سو گیا اور صبحِ صادق ہونے کے آدھے گھنٹے بعد آنکھ کھلی تو سمجھ یہی آتا ہے کہ اب اُس روزے کی قضا کرلے کیونکہ منہ میں نسوار رکھنا اور اُس کے اَجزاء کو حلق میں جانے سے بچانا مشکل اور قریب بہ ناممکن ہے اور یہ تو منہ میں رکھ کر سویا ہوا تھا۔ اگر سوتے ہوئے میں کسی نے پانی پی لیا مثلاً نیند میں منہ کھلا ہوا تھا اور بارش کے قطرے اُس کے منہ میں گرے اور حلق سے نیچے پانی

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۸۶۔

اُتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1] بہر حال یہی صورت نسوار کی بھی لگتی ہے کہ اُس کا روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اِس کے اَجزاء حلق میں جانے سے بچانا مشکل ہے مگر اُس نے صبحِ صادق شروع ہونے سے پہلے منہ میں نسوار رکھ لی تھا اِس لئے کفارہ نہیں ہو گا۔ سمجھ میں یہی آتا ہے کہ وہ روزے کی قضا کر لے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) آپ نے دُرُست فرمایا ہے، وہ روزے کی قضا کرے گا کیونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے اِس فتوے سے ظاہر ہے جب بہت احتیاط بَرتنے والے کو اِس بات (یعنی روزے کی حالت میں بہت احتیاط کے ساتھ منہ میں نسوار تمباکو وغیرہ رکھنے) کی اِجازت نہیں تو سونے والے کو منہ میں نسوار رکھنے کی اِجازت کیسے ہو گی؟ کیونکہ یہ یقینی سی بات ہے کہ باریک باریک ذَرّات حلق میں جائیں گے۔

اُخروی نقصان کے مقابلے میں دُنیوی نقصان کم ہے

سوال: دُنیاوی مصروفیات کی کثرت کی وجہ سے عبادت میں خشوع حاصل نہیں ہوتا، عبادت میں خشوع کیسے حاصل ہو گا؟ (محمد اسماعیل، عرب امارات)

جواب: دُنیاوی مصروفیات بھی ہوں اور عبادت میں خشوع بھی ملے ایسا نہیں ہو سکتا، دُنیاوی کام کی مصروفیت خشوع میں رکاوٹ تو بنتی ہے، کسی ایک کا نقصان تو قبول کرنا ہو گا۔ خشوع کا خسارہ قبول کرنا یہ بڑا نقصان ہے جبکہ دُنیاوی کام کی مصروفیت کے خسارے کو قبول کر لینا یہ چھوٹا خسارہ ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بارے میں ہے کہ یہ اپنی دکان پر تشریف لے جاتے، جب گزارے لائق رَقم کما لیتے تو اپنی دکان کا پردہ گرا کر نوافل میں مشغولیت اِختیار کر لیتے تھے۔[2] ہم لوگ اپنے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی طرح نہیں ہوسکتے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ فلاں فلاں محلے میں یا فلاں فلاں شہر میں ہماری برانچ ہونی چاہیے، ہمارا تو اپنے ملک میں پیٹ ہی نہیں بھرتا، بیرون ممالک میں بھی ہم برانچیں کھول رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں پر تو گویا ہر وقت هَلْ مِنْ مَّزِیْد کا اِشتہار لگا ہوتا ہے، حلال ہو یا حرام بس آنا چاہئے۔

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/۹۸۷، حصہ:۵۔

2 ...مکاشفۃ القلوب، الباب الحادی عشر فی طاعۃ اللہ، ص۳۸۔

حدیثِ پاک میں ہے: اگر ابنِ آدم کو دو سونے کی وادیاں دی جائیں وہ تب بھی تیسری وادی کی تمنا کرے گا کہ وہ بھی مل جائے، ابنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔[1] جس کی جتنی ضَرورت ہو اللہ پاک اسی پر قناعت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر ایک کی کفایت کا مِعیار ایک جیسا نہیں ہوتا

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہے: اے اللہ! آلِ محمد کے گھر والوں کو بقدرِ کفایت روزی عطا فرما۔[2] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: کفایت کا لفظ اپنے معنٰی میں بہت وُسعت رکھتا ہے کہ ہر ایک کی کفایت کا مِعیار الگ ہوتا ہے۔[3] (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) کفایت ہو جانا مثلاً جس کے دو بچے ہیں وہ اپنے گھر کا خرچ 15000 میں مکمل کر رہا ہے تو اس کے لیے یہی رَقم بقدرِ کفایت ہے۔ اِسی طرح کسی کا گھر بڑا ہے مثلاً دس بچے ہیں، بہن بھائی بھی ساتھ رہتے ہیں اور جانور بھی پالے ہوئے ہیں جن کا چارہ بھی اس کے ذمہ ہے، اگر گھر میں کوئی گاڑی ہے تو اس کا پیٹرول بھی اسی کے ذمہ ہے اور وہ 35000 میں اپنے گھر کا خرچہ چلا رہا ہے تو یہ رَقم اس کے لیے بقدرِ کفایت ہے۔ ہر ایک کی کفایت ایک جیسی نہیں ہوتی، البتہ بندے کی جتنی ضرورت ہے اسی پر قناعت کرلے تو یہ بڑی خوش نصیبی ہے۔ لوگ باتیں کرتے ہیں لیکن اس پر صبر نہیں کرتے بس یہ رَٹ لگی ہوتی ہے جو ہے لاؤ۔ اس چکر میں لوگ گناہ والے کام بھی کر جاتے ہیں جیسے دھوکا دینا، رِشوت دینا، لوٹ مار کرنا، جھوٹ بولنا اور ملاوٹ تو اِس حد تک ہے کہ نقلی دَوائیاں لوگوں کو دیتے ہیں، جھوٹے آپریشن کا کہہ کر مریض کے گھر والوں کو بھی ڈرا دیتے ہیں کہ مریض کو بچانا ہے تو اتنے اتنے لاکھ روپے رکھو، پیسہ لے کر فضول آپریشن کرتے ہیں، حالانکہ وہ مریض بغیر آپریشن کے بھی صحت یاب ہو سکتا تھا۔ تمام ڈاکٹر ایسے نہیں ہوتے، لیکن جو ایسا کرتے ہیں انہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے، ایسے ڈاکٹر اگر دُنیا میں کسی طریقے سے بچ بھی گئے تو قبر اور حشر میں ان کا بہت بُرا حال ہونا ہے۔

1 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ، ۴/۲۲۸، حدیث: ۶۴۳۶۔

2 ...... مسلم، کتاب الزھد و الرقاق، باب الدنیا سجن المؤمن، ص۱۲۱۴، حدیث: ۷۴۴۱۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/۹۔

لالچ بُری بلا ہے۔ ہم اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

کیا خرگوش حلال ہے؟

سوال: کچھ خرگوش ناخنوں والے ہوتے ہیں اور کچھ کُھر والے ہوتے ہیں ان میں سے کون سا خرگوش حلال ہے؟

جواب: خرگوش کُھر والے ہوں یا ناخنوں والے دونوں حلال ہیں کہ یہ چیر پھاڑ کرنے والے جانوروں میں سے نہیں ہیں۔ کُھر وہ ہوتا ہے جس کے دَرمیان چیرا ہوتا ہے[(1)] جیسے گائے اور بکری کے ہوتے ہیں۔ سُم وہ ہوتا ہے جس میں چیرا نہیں ہوتا[(2)] جیسے گھوڑے اور گدھے کے ہوتے ہیں۔

کیا کلمۂ طیّبہ قرآنِ پاک میں ہے؟

سوال: کیا کلمۂ طیّبہ کا ذِکر قرآنِ پاک میں موجود ہے؟

جواب: کلمۂ طیّبہ کا ذِکر قرآنِ پاک میں ایک ساتھ نہیں آیا بلکہ الگ الگ مقام پر آیا ہے۔ ایک مقام پر ہے: ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ﴾[(3)] ترجمۂ کنزالایمان: "اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں" اور دوسرے مقام پر ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ﴾[(4)] ترجمۂ کنزالایمان: "محمد اللہ کے رسول ہیں۔" (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں اِس کا ذِکر ایک ساتھ موجود ہے۔[(5)]

فی زمانہ سادگی کا مِعیار کیا ہے؟

سوال: زمانے کے لحاظ سے چیزیں بدل گئی ہیں تو آج کے زمانے میں سادگی کس چیز میں ہے؟ (ذوالقرنین، یوکے)

جواب: سادگی کا اَنداز ہر زمانے میں بدلتا ہے، اس زمانے میں جس لباس کو سادہ کہا جائے گا تو وہی سادہ کہلائے گا۔ آقائے دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: کپڑے کو اس وقت تک پُرانا مت سمجھو جب تک پیوند نہ لگا ہو۔[(6)] آج کا زمانہ ایسا ہے اگر کوئی لباس میں پیوند لگا لے تو لوگ اُنگلی اُٹھائیں گے یا پھر پیوند ایسی جگہ لگائیں جہاں پر لوگوں کی نظر نہ جائے، اگر

1 ...... فیروز اللغات، ص ۱۱۱۵۔ 2 ...... فیروز اللغات، ص ۸۵۲۔

3 ...... پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۳۵۔ 4 ...... پ ۲۶، الفتح: ۲۹۔ 5 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم، ۱/ ۱۴، حدیث: ۸۔

6 ...... ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی ترقیع الثوب، ۳/ ۳۰۲، حدیث: ۱۷۸۷۔

کوئی صاحبِ حیثیت شخص پیوند لگا لباس پہنے گا تو لوگ اس کے لیے دِل آزار باتیں کریں گے۔ سادہ لباس وہ ہے جسے عرفِ عام میں لوگ سادہ کہیں، اگر کسی نے چمک دمک والا لباس پہنا ہے تو وہ سادہ نہیں کہلائے گا۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لباس کسی کو سادہ نظر آتا ہے تو کسی کو سادہ نظر نہیں آتا، یوں ہی کوئی کھانا کسی کو سادہ لگ رہا ہوتا ہے اور وہی کھانا کسی کی پسندیدہ ڈش ہو تو اس کے لیے وہ سادہ نہیں ہے۔ اس زمانے میں سادہ لباس کسے کہا جائے؟ یہ معیّن کرنا مشکل ہے۔

پہلے کے زمانے میں مالدار لوگ مُرغی کھایا کرتے تھے، اس وقت مُرغی چار یا پانچ روپے کی ملتی تھی، ہوٹلوں میں مُرغی کا سالن پکایا جاتا تھا۔ ہوٹل والے صبح کے وقت مُرغیاں کاٹتے تھے تو وہ مُرغی کے سر اور گردنیں بیچ دیتے تھے، میں ان سے مُرغی کے سر اور گردنیں خرید کر لے آتا تھا اور ہم گھر میں وہ پکایا کرتے تھے۔ آج کے زمانے میں مُرغی سستی اور گوشت مہنگا ہے جبکہ پہلے کے زمانے میں مُرغی مہنگی ہوا کرتی تھی۔ لوگ تنقید اور طنز کے طور پر کہتے تھے: "ارے مولوی مُرغیاں کھاتے ہیں، مولاناؤں کو تو سادہ ہونا چاہیے" اُس وقت مُرغی بھی دیسی ہوا کرتی تھی۔ فارم والی مُرغیوں کا تو رواج بھی نہیں تھا، اب آہستہ آہستہ فارم والی مُرغیاں شروع ہو گئی ہیں لیکن کھانے میں مزہ نہیں ہے۔

کیا خالی پلاٹ موجود ہونے کی صورت میں بھی حج فرض ہوتا ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں رہتا ہو اس کا اپنا ذاتی گھر نہ ہو فقط خالی پلاٹ ہو تو کیا ایسے شخص پر بھی حج فرض ہو گا؟ (رحمت اللہ، لاہور)

جواب: جی ہاں! حج فرض ہو گا۔ (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر پلاٹ اتنی مالیت کا ہے جو حج کے نصاب کی رَقم کو پہنچ جاتا ہے اور وہ پلاٹ اس وقت اس کے پاس موجود بھی ہو تو ایسے شخص پر شرائط پائے جانے کی صورت میں حج فرض ہو گا۔[1]

ہر طرح کے غم پر صبر کرنا چاہیے

سوال: جس وقت غم کی شِدَّت ہو تو کیا اس وقت بھی صبر کرنا چاہیے؟

[1] فتاویٰ ہندیۃ، کتاب المناسک، الباب الاول فی تفسیر الحج و فرضیتہ و وقتہ... الخ، ۱/۲۱۸۔

جواب: غم کی شِدَّت میں صبر کرنا فضیلت اور ثواب کا باعث ہے۔ صبر تو ہر طرح کی مصیبت میں کرنا چاہیے۔ غم کی کوئی حد مُعَیَّن نہیں ہے کہ اتنا غم ہو تو صبر کرنا ہے، اس سے زیادہ غم ہو تو بے صبری کرنی ہے۔ جتنا غم کربلا میں تھا اُتنا تو کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھا ہو گا۔ دُنیا کے تمام غموں کی شدّتیں غمِ کربلا کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم پر جو قیامت برپا ہوئی تھی کہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے جوان بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ شہید ہو چکے ہیں، چھ ماہ کے علی اصغر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک یزیدی نے ان کے حلق میں تیر مار کر اُنہیں بھی شہید کر دیا۔ بھانجوں کی لاشیں میدان میں پڑی ہیں، اس سے بڑھ کر غم کی شدّت اور کیا ہو گی۔ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے تو اس وقت بھی صبر کیا ہے۔

غریب لوگوں کو حقیر سمجھنا کیسا؟

سوال: جو لوگ غریبوں کو حقیر سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ (محمد عمران، ترکی)

جواب: غریبوں کو گھٹیا جاننا اور ہلکا سمجھنا یہ تکبر کرنا کہلاتا ہے۔[1] تکبر کرنے سے بندہ گناہ گار ہوتا ہے ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے۔

اگر مشورہ سمجھ میں آجائے تو قبول کر لینا چاہیے

سوال: جس وقت شہید مسجد کھارادر میں آپ سے ملاقات ہوا کرتی تھی تو ایک اسلامی بھائی نے آپ کو ایک مکتوب دیا تھا کہ آپ جو نیّتیں کرواتے ہیں ان میں اُونچے پائنچے رکھنے والی نیت بھی ہونی چاہیے، جب ان اسلامی بھائی کی آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ آپ کے دیئے گئے مکتوب کے مُطابق اِجتماعات میں نیّتیں کروائی جارہی ہیں۔ آج ان اسلامی بھائی کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ایک طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ کیا آپ کو ان اسلامی بھائی کا نام اور مکمل واقعہ یاد ہے؟

جواب: واقعہ اور نام تو یاد نہیں ہے، البتہ اِس طرح کے واقعات میرے ساتھ بہت پیش آئے ہیں۔ اگر مشورہ سمجھ میں

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر، ص ٦١، حدیث: ١٤٧۔

www.dawateislami.net

آجاتا ہے تو عمل کر لیا جاتا ہے۔ صلاۃ و سلام کا ایک مصرعہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ یہ بھی مشورے سے ہوا تھا۔ پہلے اجتماعات میں اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا کرتے تھے۔ پنجاب کی طرف جب جانا ہوا تھا تو کسی نے مشورہ دیا تھا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل اور اَصحاب پر بھی دُرُودِ پاک ہونا چاہیے، یہ مشورہ سمجھ میں آیا تو اس وقت سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ پڑھا جارہا ہے۔ معلوم نہیں اب وہ اسلامی بھائی حیات ہیں بھی یا نہیں۔ اللہ پاک ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اسی طرح کسی نے مکتوب دیا تھا کہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہتے ہو، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل پر دُرُودِ پاک نہیں بھیجتے تو میں نے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کہنا شروع کر دیا۔ اگر صرف آل کا ذِکر کرتا تو کوئی یہ بھی مشورہ دے دیتا کہ تم اَصحاب کا ذِکر نہیں کرتے، حالانکہ آل کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم بھی آجاتے ہیں اور پوری اُمّت بھی آجاتی ہے۔(1) لیکن عرفِ عام میں ہر ایک کو آلِ رسول نہیں کہا جاتا۔ اگر ہر ایک اپنے آپ کو آلِ رَسول کہے گا تو یہ دُرست نہیں ہو گا، لوگوں کو غلط فہمی ہو جائے گی۔ میں نے بہت محنت سے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَلقابات کو جمع کیا اور کچھ اَلقابات عُلَمائے کرام کی کتابوں سے بھی لیے اور مشورے سے ان اَلقابات کو دَرس کی کتابوں میں شامل کیا۔ بیرونِ ملک والوں کو پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ اَلقابات سمجھ آتے ہیں دِیگر اَلقابات ان کو سمجھ نہیں آتے اور نہ ہی وہ پڑھ پاتے ہیں۔ عوام میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کی زبانوں پر چند اَلقابات نہیں چڑھ پاتے۔ ہاں اگر کوئی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گا یا مُبَلِّغ ہو گا تو اس کی زبان پر یہ القابات چڑھے ہوں تو الگ بات ہے۔ میں بیعت کرواتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ عوام اٰلِہٖ نہیں پڑھ سکتی اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بھی دُرُست پڑھنے کے بجائے بعض رَزِی پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کوئی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی مکمل نہیں بول پاتا۔ میری زبان پر لفظِ اللہ تعالیٰ چڑھا ہوا ہے میں بولتا رہتا ہوں لیکن بعض لوگ تعالیٰ کو تالیٰ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ عوام کو آسان سے آسان اَلفاظ ہی دوں۔ اس کے لیے مجھے لغت

(1) تفسیر روح البیان، پ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲/۱۷۴۔

کی کتابوں کو بھی چھاننا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مشکل لفظ ملتا ہے تو بریکٹ میں اسے بھی آسان کر کے لکھ دیتا ہوں۔ اس کام میں میری عمر کا ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے، ابھی بھی میرا اس حوالے سے بہت کام رہتا ہے۔ میری کوشش یہی ہے کہ اس اُمَّت کو اپنی تحریر میں آسان سے آسان الفاظ میں تیار مواد دے جاؤں۔ یہ معلوم نہیں کہ آسان مواد دے سکوں گا بھی یا نہیں؟ آگے صحت ہوگی بھی یا نہیں؟ اپنے ہاتھ میں قلم پکڑ سکوں گا بھی یا نہیں؟ اللہ پاک کرے کہ اسلامی بھائیوں کے دِلوں میں بھی اُمَّت کی ہمدردی پیدا ہو جائے کہ آسان آسان الفاظ ہی لکھیں۔

ہمارے یہاں تو لکھنے کا ایک مکمل نظام ہے مگر پھر بھی آسان نہیں لکھ پاتے۔ دارُ الْاِفتاء والے بھی مصروف ہوتے ہیں، اس طرف ان کی توجہ بھی نہیں ہو پاتی، جو الفاظ ان کی زبان پر چڑھے ہوئے ہیں وہی اَلفاظ استعمال کیے جا رہے ہوتے ہیں۔ مدنی چینل پر دارُ الْاِفتاء اہلِ سنّت کا سلسلہ آتا ہے، بیرونِ ملک میں کسی سے پوچھا جائے کہ یہ آپ کو سمجھ آتا ہے؟ وہ یہی کہے گا کہ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا۔ البتہ اس سلسلے کو سمجھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہے۔ اللہ پاک ہمیں اُمَّت کا دَرد عطا فرمائے۔ ہماری گفتگو سے بھلے کسی پر علمیت کی دھاک نہ بیٹھے، بس بات ایسی ہو جو سمجھ میں آجائے۔ "حکمِ شرعی یہ ہے، مسئلہ یہ ہے، حکم یہ ہے" اِن الفاظ کو بھی لوگ نہیں سمجھ پاتے، حکم کا معنیٰ آرڈر سمجھتے ہوں گے اور مسئلہ کو بھی مَسْئَلہ پڑھتے ہوں گے۔ بیرونِ ملک میں انگلش بولی جاتی ہے انہیں اُردو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ بیرونِ ملک میں مسلمانوں کے بچوں کو نہ تو کلمہ آتا ہے نہ ہی دُرُودِ پاک پڑھنا آتا ہے۔ ماں باپ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ بچہ انگلش پڑھ کر کچھ بن جائے گا۔ کیا پتا جب بیٹے کے سہارا بننے کا وقت آئے تو ماں باپ ہی دُنیا سے چلے جائیں یا بیٹا ہی شادی کر کے الگ ہو جائے یا بیٹا ماں باپ کو اولڈ ہاؤس میں ڈال دے کیونکہ بیٹے کو یہی ذہن دیا جاتا ہے کہ مُلّا نہیں بننا، ڈاکٹر، انجینئر یا پائلٹ بننا ہے، پھر بیٹا ماں باپ کو اولڈ ہاؤس میں چھوڑ کر پائلٹ بن کر ایسا جہاز اُڑاتا ہے پھر نظر بھی نہیں آتا کہ کہاں گیا ہے؟ لہٰذا اپنے بچوں کو قرآنِ پاک، نماز، روزہ سکھائیں اور خوفِ خدا کی تعلیم دیں۔

امیرِ اہلِ سنّت کا نیکی کی دعوت دینے کا اَنداز

سوال: آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سندھ یا پنجاب میں بس یا ٹرین کے ذَریعے جب مدنی قافلے میں تشریف لے جاتے تھے تو

نیکی کی دعوت کس طرح دیتے تھے؟

جواب: نیکی کی دعوت دینے کا یہی طریقہ تھا جو آج ہے۔ کوئی نیا اسلامی بھائی مل جاتا تو اس سے سلام و مصافحہ کرتے تھے۔ موقع کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دیتے اور بیان کرتے تھے۔ اس وقت مدنی مشورے کا نام بھی طے نہیں ہوا تھا، اسے اِجلاس کہا کرتے تھے۔ اس میں دعوتِ اسلامی کے کام کرنے کا طریقہ بتاتے اور مدنی کام کرنے پر اُبھارتے تھے۔

رَسُوْلُ اللہ کی رِضا میں اللہ کی رِضا ہے

سوال: اللہ پاک کی خوشی اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی اللہ پاک کی خوشی ہے، کیا یہ کہنا دُرُست ہے؟

جواب: اللہ پاک کا خوش ہونا یہ اِنسان کے خوش ہونے کی طرح نہیں ہے۔ (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) خوش ہونے سے مُراد راضی ہونا اور اِنعام و اِکرام سے نوازنا ہے۔[1] یہ بات دُرُست ہے کہ اللہ پاک کی رِضا میں اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہے اور رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا میں اللہ پاک کی رضا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رِضائے محمد (حدائقِ بخشش)

اِنسان کی تھوڑی سی بے اِحتیاطی کسی کی جان لے سکتی ہے

سوال: 1986 میں ایک حادثہ ہوا تھا اور اس میں 240 اَفراد متأثر ہوئے تھے۔ یہ ایسا حادثہ تھا کہ اس کا اثر کافی عرصے تک رہا تھا۔ جب اس حادثے کے متعلق جانچ ہوئی تو معلوم ہوا کہ چند سائنس دانوں کی نیند پوری نہیں تھی جس بنیاد پر ان

---

1 ...... مرآۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 423 پر ہے: "ضحك کے معنٰی ہیں ہنسنا، رب تعالٰی کے لیے یہ ناممکن ہے اس لیے بعض شارحین نے اس کے معنٰی کیے ہیں خوش ہونا، راضی ہونا، پسند فرمانا۔ اشعۃ اللمعات نے فرمایا کہ ضحك کے معنٰی ہیں پانی بہانا لہٰذا اس کے معنٰی ہوئے رحمتیں بہاتا ہے، یہ معنٰی نہایت لذیذ و نفیس ہیں۔" علامہ محمد بن عَلّان شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے لیے جب خوش ہونا بولا جائے تو اس سے مراد یا تو بندے کے عمل کو قبول کرنا ہے یا پھر اُس کا ارادہ ہے۔ (دلیل الفالحین، باب فی الرجاء، ۲/ ۳۳۹، تحت الحدیث: ۴۳۶)

سے یہ حادثہ رونما ہو گیا۔ اِنسانی غلطی وہ ہوتی ہے جو اِرادۃً نہیں کی جاتی کسی بھی طرح سے ہو جاتی ہے۔ کبھی انسان کسی فیصلے میں جلدی کر جاتا ہے تو فیصلے میں غلطی ہو جاتی ہے جو مَسائل پیدا کر دیتی ہے۔ اِنسانی دماغ کے بارے میں سائنسی دُنیا میں کہا جاتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ پیچیدہ مشین ہے۔ اس میں بہت سی سوچیں ایک ہی وقت میں چل رہی ہوتی ہیں اور توجہ کو دماغ کا سردار کہا جاتا ہے۔ اگر توجہ نہ ہو تو اِنسان کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ اب تک دُنیا میں جتنے بھی ٹرین یا ہوائی جہاز کے حادثات ہوئے ہیں وہ تمام اِنسانی غلطی کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ مثلاً جہاز کے لینڈ ہوتے ہوئے پائلٹ کو چھینک آ جائے تو بھی خطرناک حادثہ ہو سکتا ہے اور دُنیا میں جو عموماً کار ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں، وہ عموماً رات 12 سے تین بجے کے دَوران اِنسانی غلطی کی وجہ سے ہوتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جو کرنا کچھ چاہتا ہو لیکن ہو کچھ اور گیا ہو؟ نیز اس طرح کی غلطیوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

جواب: مجھے ایسا کوئی واقعہ تو یاد نہیں ہے، لیکن ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں کہ ماں نے بوتل میں تیزاب بھر کے رکھا تھا، چونکہ تیزاب میں بھی رنگ ڈالا جاتا ہے تو بچے نے شربت سمجھ کر پی لیا اور مَر گیا۔ بچیاں اپنے اسکاف میں پِن لگاتی ہیں اسے اپنے منہ میں بھی پکڑتی ہیں بعض اوقات غلطی سے وہ بھی گلے میں اُتر جاتی ہے، پہلے اسکاف میں لگانے والی کلپ آتی تھی وہ دُرست تھی۔ ڈرائیور جب گاڑی چلا رہا ہوتا ہے تو غلطی سے اس کی آنکھ لگ جاتی ہے تو پوری گاڑی کھائی میں چلی جاتی ہے یا رات کے وقت ایک گاڑی دوسری سے ٹکرا جاتی ہے۔ ہم ایک مرتبہ رات کے وقت مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی طرف جا رہے تھے، تو ڈرائیور کی آنکھ بار بار نیند کی وجہ سے بند ہو رہی تھی، ہم اسے بار بار کہہ رہے تھے: ”اَنْتَ فِی النَّوْم یعنی تم نیند میں ہو۔“ لیکن وہ ماننے کو تیار نہ ہو کہ وہ نیند میں ہے، حالانکہ ہم اسے دیکھ رہے تھے کہ وہ گاڑی چلاتے ہوئے نیند کی وجہ سے بار بار ایک طرف کو جھک رہا ہے۔ اسے دیکھ کر ہماری حالت خراب ہو رہی تھی کہ کہیں کسی جگہ گاڑی مار نہ دے۔ وہاں کے ڈرائیور رات میں منہ میں مسواک رکھتے ہیں اور اسے چباتے رہتے ہیں کہ نیند نہ آئے لیکن رات تو رات ہوتی ہے۔ بالفرض رات کو جاگ بھی لیا تو صبح کے وقت نیند آئے گی۔

واقعتاً غلطی جان لے لیتی ہے۔ گاڑی چلاتے ہوئے کسی چلتے ہوئے اِنسان کو کچل دینا یا بعض اوقات گاڑی کو ریس پر

www.dawateislami.net

رکھا ہوتا ہے اور ڈرائیور سوچتا ہے کہ راستہ صاف ہے نکل جاؤں گا اچانک کوئی چیز آڑے آجاتی ہے تو ایکسیڈنٹ ہوجاتا ہے۔ جان بوجھ کر کون کسی کو مارے گا اور کیوں مارے گا؟ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے اس وقت مرکزی مجلسِ شوریٰ بھی نہیں بنی تھی کہ 14 شعبان المعظم کو میرا کراچی میں ایک جگہ بیان تھا تو میں گاڑی میں آرہا تھا تو راستے میں ہماری گاڑی کا بریک فیل ہوگیا۔ میں بیٹھا بھی فرنٹ سیٹ پر تھا تو ہماری گاڑی ایک کھڑے ہوئے ٹرک کے ساتھ جا ٹکرائی تو میرے منہ سے فوراً یَارَسُوْلَ اللہ نکلا، اللہ پاک کا کرم ہوا کہ کسی کو چوٹ نہیں آئی، قریب میں پولیس اسٹیشن بھی تھا وہ لوگ بھی آگئے۔ اب چونکہ میرا بیان تھا تو مجھے اسلامی بھائیوں نے کہا کہ آپ چلے جائیں، میں اور ایک اسلامی بھائی سڑک کی طرف آکر کسی گاڑی کا اِنتظار کرنے لگے تو ایک گاڑی نے ہمیں لِفٹ دی، اتفاق سے ان کا رُوٹ کراچی کا تھا۔ انہوں نے راستے میں فجر کی نماز پڑھنے کے لیے گاڑی بھی روکی تھی اور انہوں نے ہی ہمیں کراچی پہنچایا اور ایسی جگہ اُتارا کہ جہاں سے ہمیں بآسانی دوسری گاڑی مل گئی، یوں ہم عافیت کے ساتھ گھر پہنچ گئے۔

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اِنسانی غلطی کے پیچھے عموماً غفلت ہوتی ہے حالانکہ بار بار توجہ بھی دِلائی جاتی ہے، مشینری ہو یا انسانی وجود عموماً ہر ایک کی SOP بنی ہوئی ہے مثلاً نیند مکمل کر کے گاڑی چلائیں یا گاڑی کی فلاں چیز کو مینٹیننس رکھیں۔ اسی طرح قانون کے اعتبار سے بھی SOP موجود ہوتی ہیں ان کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا، اگر ان قوانین پر عمل کیا جائے تو اَموات کی تعداد میں کمی آسکتی ہے۔ البتہ جہاز کا حادثہ بڑا خطرناک ہوتا ہے، اس سے جان کا بچنا تو ناممکن ہوتا ہے۔ اِن دِنوں چونکہ کورونا وائرس پھیلا ہوا ہے تو سڑکوں پر ٹریفک بھی نہیں ہے، ٹرین پر بھی سفر نہ ہونے کے برابر ہے اور ہوٹل بھی بند ہیں تو اس لحاظ سے پہلے کے اعتبار سے ان مہینوں میں کم اَموات ہوئی ہیں۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) SOP پر عمل کرنا چاہیے۔ اگر کسی کے پاس گاڑی ہے تو اس کے بریک اور ٹائر بھی دیکھ لینے چاہئیں۔ جن لوگوں کی کسی کے ساتھ دُشمنی ہوتی ہے تو دُشمن ان کی گاڑی کے بارے میں معلومات رکھتا ہے کہ ان کی گاڑی کہاں کھڑی ہوتی ہے اور اسے یہ بھی پتا ہوتا ہے کہ انہوں نے فلاں وقت لمبے سفر پر جانا ہے، تو وہ ان کی گاڑی کے نَٹ ڈھیلے کر دیتا ہے، نتیجۃً اس کا آگے جاکر ایکسیڈنٹ ہوجاتا ہے اور گاڑی اُلٹ جاتی ہے۔ بہر حال انسان کو ہر طرح کی اِحتیاط کرنی چاہیے۔

کیانابالغ اپنی نیکیاں دے سکتا ہے؟

سوال: کیانابالغ بچہ اپنی نیکیاں بڑوں کو دے سکتا ہے؟

جواب: نابالغ بچہ اپنامال نہیں دے سکتا،[1] البتہ نیکیاں دے سکتا اور اِیصالِ ثواب کر سکتا ہے۔[2]

کیاڈکار سے وُضو ٹوٹتا ہے؟

سوال: کیامسجد میں ڈکار آنے سے وضو ٹوٹتا یامکروہ ہوتا ہے؟

جواب: مسجد میں ڈکار آنے سے وُضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔

نماز میں موبائل بجے تو کیا کریں؟

سوال: دَورانِ نماز موبائل کو عملِ کثیر کے ذَریعے بند کرنے سے کیا نماز ٹوٹ جائے گی اور گناہ ملے گا؟ نیز کیا توبہ بھی کرے گا؟ (امین خان، احمد آباد)

جواب: اگر جماعت کے دَوران موبائل بجنے کی وجہ سے نماز میں خود بھی پریشان ہو رہا ہے اور دوسروں کو بھی تکلیف پہنچ رہی ہے تو موبائل کو بند کرنا پڑے گا۔ اب اگر عملِ کثیر کے ذَریعے موبائل بند کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی[3] نماز کو سرے سے شروع کرنا ہو گا، البتہ وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔

کیاجِنّات پر نماز روزہ فرض ہے؟

سوال: کیاجِنّات پر رَمَضان کے روزے رکھنا اور نمازیں پڑھنا فرض ہے؟

جواب: جی ہاں! جِنّات پر نماز روزہ فرض ہے۔ مسلمان جِنّات نماز پڑھتے اور روزے بھی رکھتے ہیں۔[4]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۸۱، حصہ: ۱۴۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۳۱-۶۳۸۔

3 ...... عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو نہ نماز کی اِصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۰۹، حصہ: ۳)

4 ...... علامہ ابن حجر مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: علامہ تاج الدین سبکی اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں: جنات ہر چیز میں نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت کے مکلف ہیں۔ اَخبار و آثار میں وارِد ہے کہ مومنین جنات نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، تلاوتِ قرآن کرتے ہیں، علومِ دینیہ اور رِوایتِ حدیث اِنسانوں سے حاصل کرتے ہیں اگرچہ اِنسانوں کو اس کا پتا نہ چلے۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص۹۹)

کیا نماز میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کو اَلْکَرِیْم پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: اگر کسی نے سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم یا سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْم میں اَلْعَظِیْم کی جگہ اَلْکَرِیْم پڑھا اور اسے اَلْکَرِیْم پڑھنے سے خشوع و خضوع بھی ملتا ہو تو کیا وہ اَلْکَرِیْم پڑھ سکتا ہے حالانکہ وہ اَلْعَظِیْم پڑھنے پر قادِر ہے؟

جواب: نماز میں رُکوع کی حالت میں جو سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم میں اَلْعَظِیْم کو اَلْعَزِیْم پڑھے گا تو معنیٰ میں فساد کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی تو ایسے شخص کو جائز ہے کہ وہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھے۔[1] (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) نماز میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھنا سنّت ہے۔ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم پڑھنے سے سنّت ادا نہیں ہو گی۔ جہاں تک سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کی فضیلت کی بات ہے کہ دو کلمے زبان پر ہلکے اور میزان پر بھاری ہیں۔[2] تو یہ فضیلت بھی سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْکَرِیْم پڑھنے سے حاصل نہ ہو گی۔

صلوٰۃ التسبیح کا افضل وقت

سوال: اسلامی بہنوں کے لیے صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا افضل وقت کون سا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت شروع ہو چکا ہو جماعت سے پہلے پڑھنا بہتر ہے۔[3]

نمازِ وتر میں دُعائے قنوت چھوڑ کر رُکوع میں جانے والے کو لقمہ دینا کیسا؟

سوال: وتر کی جماعت میں اگر امام صاحب تیسری رَکعت میں دُعائے قنوت کی تکبیر کہنے کے بجائے رُکوع میں چلے جائیں تو کیا وہ لقمہ لے کر لوٹ سکتے ہیں؟

جواب: اگر لقمہ امام صاحب نے لے لیا تو دونوں کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام صاحب نے لقمہ نہ لیا تو فقط لقمہ دینے والے کی نماز ٹوٹے گی۔[4] (اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) لقمہ نہیں لیا تو نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرے گا تو

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی بیان تالیف الصلا...الخ، مطلب قرائۃ البسملۃ...الخ، ٢/٢٤٢۔

2 ...... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالٰی، الخ، ٤/٦٠٠، حدیث: ٧٥٦٣۔

3 ...... بہارِ شریعت، ١/٦٨٤، حصہ:٤۔

4 ...... فتاوٰی رضویہ، ٨/٢١٩۔

نماز ہو جائے گی۔

امام صاحب کے سجدے سے اٹھنے کا اِنتظار کرنا کیسا؟

سوال: جب امام صاحب نماز میں سجدے کی حالت میں ہوں تو کیا اس وقت جماعت میں شامل ہوا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بعض لوگ امام صاحب کے سجدے سے اُٹھنے کا اِنتظار کرتے رہتے ہیں ایسا نہ کیا کریں بلکہ کھڑے کھڑے تکبیرِ تحریمہ کہیں اور پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے امام صاحب کے ساتھ سجدے میں مِل جائیں۔[1] اِس رَکعت کو شمار نہیں کیا جائے گا لیکن ثواب ملے گا۔

کیا میسج کے ذَریعے نماز کی دعوت دینا بھی رِیاکاری ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص اپنے دوست کو موبائل کے ذَریعے SMS کر کے تمام نمازوں میں یہ کہتا ہو کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے نماز پڑھ لو۔ کیا اس میں بھی ریاکاری یا کراہت ہے؟

جواب: کسی کو نماز کی یاد دِلانا اچھا کام ہے اور اس میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔ اگر کوئی اس اچھے کام کو ثواب کی نیت سے کرے گا تو ثواب پائے گا۔ رِیاکاری تو اس صورت میں ہوگی کہ وہ اپنی اس بات کا اِعلان کرنا چاہتا ہو کہ یہ کام میں کرتا ہوں تاکہ لوگ مجھے نیک سمجھیں کہ دیکھو میں عاشقِ نماز ہوں اور لوگوں کے دِلوں میں مقام بناتا پھرتا ہو۔[2]

نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے

سوال: کیا نوافل بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے؟

جواب: نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ اگر کوئی بغیر عذر بیٹھ کر نفل پڑھے گا تو آدھا ثواب ملے گا اور اگر نوافل

---

1 ...... مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی یوں ہی کرے اگر پہلی تکبیر کہنے میں رُکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہو گی۔ (قانونِ شریعت، ص۱۹۶)

2 ...... رِیا کے لغوی معنیٰ دِکھاوے کے ہیں۔ اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا عبادت سے یہ غَرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔ (الزواجر، الکبیرۃ الثانیۃ الشرک الاصغر وھو الریاء، ۱/۸۹)

کھڑے ہو کر پڑھے گا تو پورا ثواب پائے گا۔(1)

طوطے کے پَر کاٹ دینا کیسا؟

سوال: کیا طوطے کے پَر کاٹ سکتے ہیں؟ (عبید رضا، کراچی)

جواب: پالنے کی غرض سے ہوں تو دُرُست ہے کہ جب تک اس کے پَر مکمل آئیں گے تب تک یہاں کا عادی ہو جائے گا۔

کیا موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے؟

سوال: کیا موت کو یاد رکھنے سے آخرت کی تیاری کی جا سکتی ہے؟ (محمد ریاض، تُرکی)

جواب: موت کو یاد کرنے سے ثواب ملتا ہے اور آخرت کی تیاری کا حصہ بھی ہے کہ جب اس کی یاد ہو گی تو بندہ گانے سننے، دوسرے کا مال غصب کرنے اور دیگر گناہوں سے بھی بچے گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے ابھی ہی موت آجائے۔

میّت کو کفن دینا ثواب کا کام ہے

سُوال: اگر میّت کو کفن دیا جائے تو کیا اِس کا ثواب ملے گا؟

جواب: کیوں نہیں ملے گا! نیک کام ہے بالکل ثواب ملے گا۔

کیا بندہ خود اپنی قبر تیار کروا سکتا ہے؟

سوال: کیا انسان زندگی میں اپنی قبر تیار کروا سکتا ہے؟

جواب: امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کفن رکھ سکتا ہے۔ قبر بنانا فضول ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔(2) مثلاً قبر یہاں کھدوائی ہو اور موت مدینے میں آجائے اور جنّت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو جائے۔ جنّت البقیع میں دفن ہونے کی حرص تو ہر مسلمان کو ہونی چاہیے البتہ یہاں پر موجود قبر تو خالی رہ جائے گی۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۷۰، حصہ: ۴۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۶۵۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	فی زمانہ سادگی کا مِعیار کیا ہے؟	17
دولہا کا جیب میں لیمو یا لوہے کی چیز رکھنا کیسا؟	1	کیا خالی پلاٹ موجود ہونے کی صورت میں بھی حج فرض ہوتا ہے؟	18
17 رَمَضانُ المبارک کو دو خصوصیتیں حاصل ہیں	2	ہر طرح کے غم پر صبر کرنا چاہیے	18
کیا بِسْمِ اللہ خوانی کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟	2	غریب لوگوں کو حقیر سمجھنا کیسا؟	19
حسن رضا کی تقریبِ بِسْمِ اللہ	3	اگر مشورہ سمجھ میں آ جائے تو قبول کر لینا چاہیے	19
”رِوایت میں ہے“ اِس کا کیا مطلب ہے؟	4	امیرِ اہلِ سنّت کا نیکی کی دعوت دینے کا انداز	21
اگر بیوی پردہ نہ کرتی ہو تو اُسے کس طرح سمجھائیں؟	4	رَسُوْلُ اللہ کی رِضا میں اللہ کی رِضا ہے	22
کتاب پر موبائل رکھنا یا اس کے سہارے موبائل کھڑا کرنا کیسا؟	5	اِنسان کی تھوڑی سی بے اِحتیاطی کسی کی جان لے سکتی ہے	22
کیا 40 سال والے شخص کی توبہ قبول نہیں ہوتی؟	5	کیا نابالغ اپنی نیکیاں دے سکتا ہے؟	25
30 سال کے بعد جوانی ڈھلنے لگتی ہے	6	کیا ڈکار سے وُضو ٹوٹتا ہے؟	25
بڑھاپے کے باوجود گناہ کرنے کی عادت کیوں نہیں جاتی؟	6	نماز میں موبائل بجے تو کیا کریں؟	25
دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھو، قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں	7	کیا جِنّات پر نماز روزہ فرض ہے؟	25
ہریرہ فاطمہ نام رکھنا کیسا؟	8	کیا نماز میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کو اَلْکَمِیْنِہ پڑھ سکتے ہیں؟	26
مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے	9	صلوٰۃ التسبیح کا افضل وقت	26
مَساجد کی ضَرورت	9	نمازِ وتر میں دُعائے قنوت چھوڑ کر رُکوع میں جانے والے کو لقمہ دینا کیسا؟	26
غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام کی جاں نثاری کا جذبہ	10	امام صاحب کے سجدے سے اٹھنے کا اِنتظار کرنا کیسا؟	27
کیا نیک بندے کی دُعا دیر سے قبول ہوتی ہے؟	12	کیا میسج کے ذَریعے نماز کی دعوت دینا بھی رِیاکاری ہے؟	27
سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر مقبول کون؟	13	نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے	27
روزے میں تمباکو اور نسوار منہ میں رکھنا کیسا؟	14	طوطے کے پَر کاٹ دینا کیسا؟	28
اُخروی نقصان کے مقابلے میں دُنیوی نقصان کم ہے	15	کیا موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہیے؟	28
ہر ایک کی کفایت کا مِعیار ایک جیسا نہیں ہوتا	16	میّت کو کفن دینا ثواب کا کام ہے	28
کیا خرگوش حلال ہے؟	17	کیا بندہ خود اپنی قبر تیار کروا سکتا ہے؟	28
کیا کلمۂ طیبہ قرآنِ پاک میں ہے؟	17	✻✻✻	✻

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابوعبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
دلیل الفالحین	محمد علی بن محمد علان بن ابراہیم شافعی، متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۳
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تاریخ الاسلام للذھبی	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتاب العربی بیروت
سبل الھدیٰ والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
رسالہ قشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مجموعۃ رسائل امام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت
مکاشفۃ القلوب	ابو حامد محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
سبع سنابل	میر عبد الواحد بلگرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ	مکتبہ قادریہ لاہور
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ حدیثیہ	احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴	دار احیاء التراث العربی بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
قانونِ شریعت	علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری، متوفی ۱۴۰۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیروز اللغات	الحاج فیروز الدین	فیروز سنز لاہور ۲۰۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❀ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❀ روزانہ ''**غور وفکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net